بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

قرآن کالج میں ایف اے کلاسز کے لیے داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۶ رجون طے پائی ہے۔ پنجاب کے اکثر کالجوں میں داخلے مکمل ہو چکے ہیں۔ تاہم موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ان کالجوں میں تعلیم کا آغاز فی الحال نہیں ہو سکے گا۔ صوبہ سندھ کے تعلیمی اداروں کا نظام الاوقات شروع ہی سے پنجاب اور دیگر صوبوں سے قدرے مختلف رہا ہے۔ میٹرک کا رزلٹ چونکہ وہاں ہمیشہ زمانی اعتبار سے پنجاب میں رزلٹ کے اعلان کے بعد ہی ڈیکلیئر ہوتا ہے لہٰذا ہم نے قرآن کالج میں ایف اے کے داخلوں کی تاریخ کی تعیین میں اس بات کو مدِّنظر رکھا ہے کہ دیگر صوبوں کے میٹرک پاس طلبہ بھی یہاں APPLY کر سکیں۔ لیکن کالج کے ہاسٹل کی محدود گنجائش کے پیشِ نظر بیرون لاہور کے طلبہ کی ایک قلیل تعداد ہی کو ہم ہاسٹل میں جگہ دے پائیں گے۔ بیرون لاہور سے موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد اگر ہماری گنجائش سے زیادہ ہوئی تو ہمیں لامحالہ ان میں سلیکشن کرنا پڑے گی۔ چنانچہ ہماری ترجیحِ اوّل اِس وقت لاہور کے طلبہ ہیں اور قارئینِ 'حکمت قرآن' اور اراکینِ مرکزی انجمن خدام القرآن سے ہماری گزارش ہے کہ وہ اِس ضمن میں اپنی کوششوں کا بڑا ہدف شہرِ لاہور ہی کو بنائیں ——— الحمد للہ کہ قرآن کالج کی عمارت اور ہاسٹل کی تعمیر بہت حد تک مکمل ہو چکی ہے اور کالج میں تدریس کے لیے نہایت قابل اور تجربہ کار سٹاف بھی ہمیں میسر آچکا ہے لیکن طلبہ کو اِس جانب متوجہ کرنا بلکہ اِس سے بھی پہلے اُن کے والدین کو آمادہ کرنا اب ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہم اگر اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کریں گے تو لاکھوں کے خرچ سے تعمیر کردہ یہ عمارات جن کی بنیادوں میں بہت سے لوگوں بالخصوص صدر مؤسس کی محنتوں اور ذہنی و فکری کاوشوں کا عرق بھی شامل ہے خود ہمارے خلاف حجت بن جائیں گی۔ یہ بات جان لیجیے کہ قرآن کالج محض ایک کالج نہیں ایک تحریک ہے۔ اس کالج کو ایک چلتے ہوئے ادارے کی شکل دینا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور جب تک اِس ذمہ داری کا بوجھ ہم میں سے ہر ہر فرد اپنے کاندھوں پر محسوس نہیں کرے گا بات آگے نہیں بڑھے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان 'اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ' کی روشنی میں سب سے پہلے ہمیں اپنے گھروں سے آغاز کرنا اور اپنے بچوں کو اِس کام میں لگانا ہوگا۔ یہی وہ نکتہ ہے جس پر مرکزی انجمن کے صدر مؤسس اور امیر تنظیم اسلامی نے اپنے عالیہ خطابِ عید میں جو حکمت قرآن کے پچھلے شمارے میں شائع ہو چکا ہے، سب سے زیادہ زور دیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ع "گر یہ نہیں تو بابا پھر سب کہانیاں ہیں!"